OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com



# امیت رسول ﷺ اور مستشرقین: منٹگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کے افکار کا تجزیاتی مطالعہ

# Orientalists on Prophet Muhammad's Illiteracy: A Study of Montgomery Watt and Robert Spencer's views

**Tariq Aziz**

*Doctoral Candidate, Department of Arabic and Islamic Studies, University of Sargodha*

**Dr. Hafiz Muhammad khan**

*Associate Professor of Islamic Studies, Moh-ud-Din Islamic University Nerian Sharif, AJ&K*

**Dr. Muhammad Sarwar**

*Assistant Professor, University of Veterinary and Animal Sciences Lahore*

## Abstract

Holy Qur'an has been a topic of interest to many circles, including the Muslim and Western scholars. Many of the themes promoted by the Orientalists are generally related to the authenticity of the Qur'an. William Montgomery Watt and Robert Spencer are included in the circle of those western writers who have written down the commentary of the Quran with specific purpose. While interpreting the verses, they have mistranslated the term *"Ummī"* and have offered different views on the meaning of "*Ummī*" which is used in the Qur'an as an attribute of the Prophet (PBUH). This word shows the miraculous signs of the heavenly Book descended upon the Prophet and the rightfulness of his mission but the aim of both the scholars is to prove false the claim of the miraculous style of the Qur'an. In this paper, an effort has been made to examine the

CC BY

arguments of both western scholar and deduce the actual position in this matter. In this research written with a descriptive and analytical approach, it is proved that according to Quran, sciences of Tafsir, Hadith literature, history and logic, Prophet Muhammad was illiterate since his birth until his death and did not know how to read or write.

**Key Words**: Watt, Spencer, Muhammad, Orientalists, "*Ummī*"

## تمہید

اکثر مغربی علماء کا دعوی ہے کہ قرآن محمد (ﷺ) کی تخلیق ہے اس سلسلے میں انہوں نے مختلف تحریروں میں جن باتوں کا انکار کیا ہے ان میں ایک آپ ﷺ کی امیت کا انکار ہے کیونکہ اسی امیت سے ہی قرآن مجید کا معجزہ ثابت ہوتا ہے۔[1] اس سلسلے میں مشہور مستشرق سپرنگر (1813-1893,Aloys Sprenger) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "امی سے مراد وہ انسان ہے جو پڑھ سکتا ہو لیکن لکھ نہ سکتا ہو۔"[2] مستشرق سٹوبر (Stober) لکھتے ہیں کہ غالب گمان یہ ہے کہ رسول اللہ امی نہیں تھے کیونکہ اسلامی تاریخ میں بعض واقعات اس بات کی دلالت کرتے ہیں جیسا کہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کو رسول اللہ نے خود تحریر فرمایا۔[3] سپرنگر مزید لکھتے ہیں کہ تقریباً تمام جدید مسلمان مصنفین اور بہت سے متقدمین بھی اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ محمد (ﷺ) پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ تاہم اچھے مصنفین خصوصاً شیعہ مصنفین یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ پڑھنا جانتے تھے لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ لکھنے کی زیادہ مہارت نہیں رکھتے تھے، بخاری، نسائی اور دیگر کتب میں ایسی کئی روایات ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد پڑھنا لکھنا جانتے تھے، تاہم یہ بات یقینی ہے کہ وہ خود کو ناخواندہ ظاہر کرنے کی خواہش رکھتے تھے تاکہ قرآن کے الفاظ کی خوبصورتی کو ایک معجزہ کے طور پر پیش کر سکیں۔[4]

## سابقہ کام کا جائزہ

اس موضوع پر مستشرقین کی طرف سے لگائے گئے اعتراضات کو کئی فاضل مصنفین نے اپنی تحقیقی تالیفات میں رد کیا ہے۔ جہاں تک Companion to the Quran (منٹگمری واٹ) اور Blogging the Quran (رابرٹ سپنسر) میں پیش آمدہ اس موضوع پر آرا کا تعلق ہے تو ابھی تک کسی تحقیقی مضمون یا مقالے میں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ حافظ ابو یحیٰی نور پوری کا مضمون "نبی امی" ماہنامہ السنہ میں شامل ہوا ہے جس میں انہوں نے مستشرقین کی آرا کا تجزیہ اور رد پیش کیا ہے۔ مزید برآں "امیت رسول اور مستشرقین" کے موضوع پر عبد الوہاب الازہری نے مستشرقین کی آراء کا تجزیہ اپنے مضمون میں کیا ہے۔ پروفیسر عبد القیوم کا مضمون "امی نبی کا مفہوم" نقوش رسول نمبر میں شائع ہوا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے یہ ایک نیا اور منفرد تحقیقی کام ہو گا۔

## منہج تحقیق

اس بیانیہ تحقیق میں مواد کا انتخاب، تجزیہ اور تقابل کیا گیا ہے۔ زیر تحقیق موضوع پر دونوں تفاسیر میں مشترک اور غیر مشترک پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے بیانیہ اور تقابلی طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس موضوع کے لیے بنیادی مواد اور نمونہ تحقیق منٹگمری

واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی قرآن کمنٹریز ہیں۔ تحقیق کے مقصد کے لیے دونوں انگریزی قرآن کمنٹری کا مکمل جائزہ لیا گیا ہے۔ اور موضوع سے متعلق مباحث کے بارے دونوں اسکالرز کی آراء کا تنقیدی و تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

**Companion to the Quran (منٹگمری واٹ)[5] اور Blogging the Quran (رابرٹ سپنسر)[6] کی امیت رسول ﷺ پر آراء**

ولیم منٹگمری واٹ امی نبی کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Later Muslim apologetic, to enhance the miraculous character of the Qur'an, insisted that Muhammad was illiterate, and supported this by interpreting 'ummi as illiterate'. While most scholars now agree that Muhammad had not read any Jewish or Christian writings, the original meaning of ummi was rather 'gentile'."[7]

بعد ازاں مسلمان فقہاء نے قرآن کے معجزاتی کردار کو بڑھانے کے لئے، اس بات پر زور دیا ہے کہ محمد (ﷺ) ناخواندہ تھے، اور انہوں نے اس کی تائید کرتے ہوئے 'امی کو ان پڑھ کہا۔ اگرچہ اب زیادہ تر اسکالر اس بات پر متفق ہیں کہ محمد نے یہودی یا عیسائی تحریریں نہیں پڑھی تھیں، لیکن امی کا اصل معنی اس کے بجائے "غیر یہودی" تھا۔

ولیم منٹگمری واٹ امی لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "Perhaps 'gentile' prophet' .This is of course Muhammad."[8]

شاید 'غیر یہودی' نبی، یہ یقینا محمد (ﷺ) ہیں۔

واٹ اپنے پیش رو مستشرقین کی مانند آنحضور کے امی ہونے کی یکسر نفی تو نہیں کرتا، البتہ اس حوالے سے تشکیک پیدا کرنے کی کوشش ضرور کرتا ہے:

> "راسخ العقیدہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ محمد ﷺ امیّ تھے۔ لیکن یہ دعوی جدید مغربی مفکرین کو شبہ میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ یہ اس یقین کی ان کی پیداوار ہے کہ قرآن معجزاتی ہے، جو ایک ایسی چیز ہے جسے ان پڑھ آدمی بذات خود کبھی نہیں بنا سکتا، کی معاونت کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس کے بر عکس یہ معروف ہے کہ اہل مکہ میں سے کئی لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل تھے۔ تاہم ایک قرینہ ءقیاس موجود ہے کہ محمد ﷺ جیسا ایک قابل تاجر ان فنون کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم رکھتا تھا۔"[9]

رابرٹ سپنسر نبی امی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Allah reminds Muhammad that he never read or recited any Scripture before the Qur'an (v. 48) -----------This, of course, is the substance of the miracle claimed of the Qur'an itself – that this sublime poetry came to an illiterate man."[10]

اللہ نے محمد کو یاد دلایا کہ اس نے قرآن سے پہلے کبھی بھی کوئی صحیفہ نہیں پڑھا یا تلاوت نہیں کی (آیت 48)------یقیناً یہ بات خود قرآن کے معجزاتی پہلو کا خلاصہ ہے یہ اعلیٰ شاعری ایک ان پڑھ آدمی کے پاس آئی۔

رابرٹ سپنسر نبی امی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"The Medinan sura 62 features the claim that Muhammad was illiterate (v. 2). Islamic apologists refer frequently to this claim in order to throw into sharp relief what they consider to be the miraculous character of the Qur'an. This sublime book of poetry, they say, could not have been written by any ordinary man— and certainly not by one who was illiterate."[11]

مدنی سورت 62 میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ محمد ان پڑھ تھا (آیت 2)۔ اسلامی ماہر فقہا اس دعوے کا کثرت سے تذکرہ کرتے ہیں تاکہ انھیں فوری سے راحت مل سکے جو وہ قرآن کے معجزاتی کردار کو سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شاعری کی یہ عمدہ کتاب، کسی عام آدمی کے ذریعہ نہیں لکھی جا سکتی تھی-یقیناً ناخواندہ فرد کے ذریعے نہیں۔

**آراء کا تحقیقی، تنقیدی و تقابلی جائزہ**

آپ ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی تعلیم و تربیت کے سارے دروازے اسی وقت بند ہو گئے جبکہ بچپن ہی میں والدین کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا نے بھی داغ مفارقت دے دیا۔ چچا ابو طالب اتنے مالدار نہ تھے کہ بھتیجے کی تعلیم کی فکر کرتے وہ خود کثیر العیال تھے۔ پھر مکہ میں پڑھنے لکھنے کا زیادہ رواج بھی نہ تھا جس کو دیکھ کر آپ کے اندر اس کا داعیہ پیدا ہوتا۔ چونکہ حضرت محمد ﷺ کی فطرت میں صالحیت تھی اس لیے اپنی اچھی خصلت اور عادات واطوار کی وجہ سے اہل مکہ کے محبوب بن گئے تھے۔[12] آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ معنویت کا حامل ہے۔ اس کی افہام و تفہیم اور تشریح و تعبیر کے لیے علماء نے ضخیم کتابیں لکھی ہیں پھر بھی اس کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں۔[13] اللہ تعالی نے ایک امی کو نبی بنا کر انسانوں کو یہ باور کروایا کہ یہ اللہ کے اختیار میں ہے کہ وہ جسے چاہے اپنے فضل سے نواز دیں اور ذرے کو آفتاب بنا دیں حضرت محمد ﷺ نے نہ صرف موجودہ حالات کی اصلاح کی اور لوگوں کے اندر علمی انقلاب برپا کیا بلکہ انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کے حال کو بھی کھول کھول کر بیان کر دیا ہے یہاں تک کہ مستقبل میں رونما ہونے والے بہت سے واقعات اور بیانات کی بھی نشاندہی کی ہے جسے دیکھ کر اہل مکہ حیران و ششدر ہو جاتے۔ پروفیسر واٹ نے "ابن شداد

کی شاذ روایت میں ما اقراء سے پہلے جو "و" ہے اس پر اپنے خود ساختہ اصول کی مدد سے معنوی تحریف کی کوشش کی ہے جبکہ عربی زبان میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں کہ اگر "ما" سے پہلے "واؤ" آئے تو نفی کے بجائے استفہام کا معنی ہو گا۔ مولف اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "بعد کی آیت میں فرشتہ کی طرف سے اقراء (پڑھ) کہنے پر محمد ﷺ کے جوابی فقرہ "ما اقرا" کا یہ مطلب لینا ضروری ہے کہ میں پڑھنے پر قادر نہیں ہوں اس مفہوم کی اس روایت سے تصدیق ہوتی ہے جس میں یہ جواب نقل کیا گیا ہے کہ ("ما انا بقاری") میں ان پڑھ ہوں۔"[14]

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ "امی" کے دلائل

دونوں مصنفین نے آنحضرت ﷺ کے "امی" ہونے کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا امی ہونا کثیر دلائل سے ثابت ہے اور آپ ﷺ کے معجزات میں اس کا شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ صاحب تفسیر المراغی رقمطراز ہیں کہ "جاہلیت کے زمانہ میں یتیمی کی حالت میں ایک امی کا اسقدر علم وادب کا (حامل ہونا) معجزہ ہے۔"[15] محمد رشید رضا رقمطراز ہیں:

'کفاک بالعلم فی الامی معجزة فی الجاهلیة التادیب فی الیتیم وان النبی عالج به امة عریقة فی الشقاق وحمیة الجاهلیة۔[16]

جاہلیت کے زمانے میں یتیمی کی حالت میں امی کا اس قدر علم وادب کا حامل ہونا ایک معجزہ ہے بیشک نبی اکرم ﷺ نے اس کی ذریعے ایسی امت کا علاج کیا جو اختلاف اور جاہلیت کی ہٹ دھرمی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

قرآن کریم میں خالق کون ومکان نے ارشاد فرمایا: ''وماکنت تتلوا من قبله من کتٰب ولاتخطه بیمینک اذا لارتاب المبطلون'' ۔[17] "آپ ﷺ نہ تو اس سے پہلے کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے ورنہ یقینا یہ باطل پرست شبہ میں پڑ جاتے"۔

صحیح بخاری میں آنجناب ﷺ کا فرمان ہے: عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم ،انه قال: انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب۔[18] "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم امی امت ہیں نہ لکھنا جانتے ہیں اور نہ حساب کرنا"۔

سنن ابن داؤد میں بھی اسی طرح کی ایک حدیث موجود ہے۔[19] ابن منظور کہتے ہیں کہ لفظ "امی" اس کو منسوب کرتے ہیں جو کوئی اپنی ماں کی خصلت پر ہو یعنی جو نہ لکھ سکتا ہو نہ پڑھ سکتا ہو وہ "امی" کہلاتا ہے کیونکہ لکھنا ایک ایسی چیز ہے جو تعلیم سے حاصل کی جاتی ہے۔[20] علامہ شوکانی تحریر فرماتے ہیں کہ "وہ لوگ جو نبی امی پیغمبر ﷺ کی اتباع کرتے ہیں اور وہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں پس یہود ونصاریٰ اور باقی مذاہب اس سے خارج ہو گئے۔"[21] تفسیر طبری کے فاضل مولف (منهم امیون) کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا قول "امی" امت امیہ کی طرف منسوب ہے ایسی امت جو پیدائش کی اصل حالت پر ہو نہ لکھنا سیکھے اور نہ پڑھنا۔ یہ وضاحت ابن عزیز نے کی ہے اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ امی تھے نہ لکھتے تھے اور نہ حساب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اس سے قبل نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے۔"[22]

اس سے واضح ہوا کہ لفظ "امی" لغت کے آئمہ کے نزدیک اس شخص کو کہتے ہیں جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ واٹ اور دیگر مستشرقین جو اس کے معنی غیر کتابی یا غیر یہودی یا بت پرست کرتے ہیں اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہ ہے۔ مشہور مفسر امام طبری فرماتے ہیں کہ امیین سے مراد وہ لوگ ہیں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے دلیل میں وہ نبی کریم کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ۔ "ہم امی امت ہیں ہم نہ لکھتے اور نہ حساب کرتے ہیں مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرما لیا اور تین مرتبہ کہا کہ مہینہ اس یعنی مکمل تیس کا۔"[23]

امام قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "محمد ﷺ قرآن حکیم سے پہلے "امی" ہونے کی وجہ سے پڑھنا نہیں جانتے تھے اگر وہ پڑھنا لکھنا جانتے تو جن کے دلوں میں بیماریاں ہیں وہ شک میں پڑ جاتے "[24] امام زمخشری سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر 4 کی تفسیر میں فرماتے ہیں" کہ ان پر آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں باوجود یہ کہ وہ خود بھی ان جیسے امی ہیں نہ کبھی اس سے قرأت وارد ہے اور نہ اس کا سیکھنا اور "امی" کی قرأت یہ ایک واضح معجزہ ہے۔[25] سورہ الاعراف کی آیت 157 کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

> "یہاں امی کا لفظ نبی کے لئے بہت معنی خیز استعمال ہوا ہے اپنے سوا دوسری قوموں کو بنی اسرائیل امی کہتے تھے اور ان کا قومی فخر و غرور کسی امی کی پیشوائی کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ کہ ان کے لیے اپنے برابر انسانی حقوق ہی تسلیم کرلیں چنانچہ قرآن ہی میں آتا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم پر کھانے میں کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ بس اللہ تعالیٰ انہی کی اصطلاح استعمال کرکے فرماتا ہے کہ اب تو اس امی کے ساتھ تمہاری قسمت وابستہ ہے اس کی پیروی قبول کرو گے تو میری رحمت سے حصہ پاؤ گے ورنہ وہی غضب تمہارے لیے مقدر ہے جس میں صدیوں سے گرفتار چلے آرہے ہو۔[26]

اس موضوع پر شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں: "حضرت محمد کے دلائل نبوت میں سے ایک یہ ہے کہ آپ امی اور ناخواندہ تھے اور آپ خط و کتابت بالکل نہ جانتے تھے۔ آپ اس قوم میں جو تمام امی، جاہل اور ناخواندہ تھی امی مولود ہوئے آپ کی نشو و نما اس شہر اور ان ہی لوگوں میں ہوئی جن میں گذشتہ علوم کا جاننے والا کوئی بھی نہ تھا اور نہ آپ نے کسی ایسے شہر کی طرف سفر ہی فرمایا جس میں کوئی عالم ہوتا اور آپ اس سے تحصیل علم کرسکتے اور تورات و انجیل اور گزشتہ امتوں کے اخبار و حالات جان سکتے۔"[27] تفسیر جلالین میں امام جلال الدین مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے الامیین سے مراد عرب لیتے ہیں اور ان کے نزدیک امی وہ ہے جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ پڑھ سکتا ہو۔[28] منٹگمری واٹ کے اعتراض کے جواب امام ابن تیمیہ کا یہ قول کافی ہے جو فرماتے ہیں" کہ اللہ نے آپ ﷺ کا حال بیان فرمایا جس کا ہر خاص و عام فرد کو پتہ تھا اور آپ کی قوم کے تمام شاہد اور غائب لوگوں کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ امی ہیں، نہ تو آپ کسی منزل یا غیر منزل کتاب کا لکھنا جانتے ہیں اور نہ ہی کسی منزل یا غیر منزل کتاب کا پڑھنا جانتے ہیں نہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور نہ منزل یا غیر منزل کتب کو نقل کرتے ہیں۔"[29]

مام ابن تیمیہ فرماتے ہیں "حضرت محمد ﷺ کرہ ارضی کے علاوہ کسی اور کرہ میں نہیں رہے تھے اگر وہ کچھ بھی لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو مشرکین مکہ ضرور شک میں پڑ جاتے اور کہتے کہ اس نے کسی سے پڑھا ہے اور اس قرآن کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے لیکن آپ ﷺ کی دشمن قوم نے بھی یہ اعتراف کیا کہ آپ ﷺ نے کسی کتاب سے نہ پڑھا ہے اور نہ حفظ کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ

امی ہیں"[30] جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ آپ ﷺ کامیاب تاجر تھے تو یہ ضروری نہیں کہ آپ ﷺ لکھنے پڑھنے والے ہوں کیونکہ مکہ کے اند لکھنے پڑھنے والے بہت سے لوگ موجود تھے۔[31] جہاں تک منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر کے اعتراض کا تعلق ہے تو دینِ اسلام میں تو قرآن حکیم ہی مصدر اول ہے اور اس میں مختلف آیتوں سے امیت رسول واضح وعیاں ہے۔ تھامس کارئل کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے کبھی کسی استاد سے نہیں پڑھا ہے اور اس پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ محمد پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے تھے۔[32] لفظ "امی" قرآن حکیم میں متعدد جگہوں پر استعمال ہوا اور اس کے معنی ہیں "من لا یقراولا یکتب "جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ پڑھ سکتا ہو۔ ارشاد الٰہی ہے کہ "وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔"[33] اسی طرح سورۃ الاعراف میں بھی پیغمبر امی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔"[34] قرآن حکیم کی یہ دو آیات آپ ﷺ پر منطبق ہوتی ہیں۔ قرآن حکیم میں کلمہ امی بصورت "امین" سورۃ الجمعہ [35]، سورہ آل عمران [36]، سورہ البقرہ [37] اور سورۃ العنکبوت [38] میں چار مقامات پر آیا ہے۔ "امی" آپ ﷺ کی صفت بیان ہوا ہے اور اس تعریف پر تمام مفسرین اور ماہرین لغت متفق ہیں۔

لسان العرب میں ابن منظور لکھتے ہیں: "محمد ﷺ اللہ کے نبی کی صفت بیان کرنے کا مقصود یہی ہے کہ امت عربی نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے ایک رسول کو بھیجا جو خود بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔"[39] اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "امی" وصف ہے اس شخص کا جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو اور یہ وصف قرآن حکیم نے رسول اکرم ﷺ کے لیے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ عمومی طور پر عرب "امی" تھے اسی وجہ سے عرب کو امیین کے نام سے پکارا جاتا تھا کہ ان میں خط و کتابت بہت حد تک نادر تھی۔

منٹگمری واٹ لکھتا ہے کہ "قیاس یہ ہے کہ محمد (ﷺ) جیسے سرگرم تاجر نے پڑھنے لکھنے جیسی تکنیک کے استعمال میں بار بار اضافہ کیا ہے۔"[40] اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ "سوداگر ہونے اور پڑھنے لکھنے کے قابل ہونے کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے، کیونکہ سوداگر خود اپنے سارے کاروبار کا حساب دوسروں کو کرنے کو دیتا ہے، کیونکہ وہ پڑھنے لکھنے کے اہل نہیں ہے۔ تو یہ بات بھی قابل فہم ہے کہ دوسرے لوگ بھی ان کا حساب کرنے کے ذمہ دار تھے اور دوسرے تاجروں سے آپ میں صرف اتنا ہی فرق تھا کہ آپ پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے۔"[41]

نبی کریم امی تھے یعنی صرف لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت یہ تھی کہ لوگ قرآن کے منزل من اللہ ہونے پر شک نہ کریں۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے علم حاصل کرنے کے لیے کسی استاد کی شاگردی اختیار نہیں کی اور نہ کی مدرسے میں داخلہ لیا۔ آپ نے تو سابقہ امتوں کا حال بیان کیا اور مستقبل کے بارے میں پیشگوئیاں کیں۔ یہ سب اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ نے جو کچھ بھی بتایا، وحی الٰہی کے مطابق بیان فرمایا۔[42]

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر مستشرقین کے بارے میں اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "پڑھنا لکھنا ایک فن ہے علم نہیں۔ ایک شخص جو پڑھ لکھ سکتا ہو، جاہل ہو سکتا ہے جیسا کہ ہمارے ہاں بینر لکھنے والے عموماً اصحاب علم میں سے نہیں ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو عالم ہو سکتا ہے۔ پس آپ ﷺ عالم تھے لیکن پڑھنا لکھنا نہیں جانتے ہیں۔ پڑھنا لکھنا علم نہیں بلکہ علم کے حصول کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ نے جو کتاب یا علم اس امت کو دیا ہے آپ نے وہ پڑھنے لکھنے کے ذریعہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ وحی کے ذریعے حاصل کیا ہے۔ پس آپ ﷺ ذریعہ علم خاص ہے عام

نہیں۔"[43] امی ہونے کے بارے میں واٹ کی خود ساختہ تعبیر بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن، احادیث مبارکہ، سیرت و تاریخ کی روایات اور عربی زبان کی لغات میں کہیں بھی امی کا معنی و مفہوم "غیر یہودی" نہیں ہے۔[44]

## امیت رسول میں حکمت

نبی کریم ﷺ امی پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔[45] چونکہ کتب سابقہ میں نبی الامی کی بشارت آئی تھی لہذا اس کا لکھنا پڑھنا نہ جاننا آپ ﷺ کی صداقت پر دلالت کرتا ہے۔ علامہ سیوطی اور ابن جوزی لکھتے ہیں کہ صفت "امی" تورات اور انجیل میں حضور اکرم ﷺ کے لیے استعمال ہوا تھا کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا ہوگا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔[46] صباحت افضل نے اپنے مقالے میں لکھا ہے کہ کوئی ایسی روایت نہیں ملتی جس سے ثابت ہو کہ حضرت محمد ﷺ نے حصول علم کے لیے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ہو اس کے باوجود آپ کے ذریعے علم و عمل کے جو چشمے ابلے وہ اپنے آپ میں اہم معجزہ ہے۔[47] اسلامی اسکالر علیریزا کاونڈ (Alireza Kavand) لکھتے ہیں:

> بلاشبہ، نبی اکرم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک لانا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کسی کی موجودگی میں پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا تھا اور یہ ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔ آپ کی نبوت کے بارے میں ایک اہم نکتہ آپ کا "امی ہونا" ہے۔ یہ اصطلاح جو قرآن مجید میں حضرت محمد کی صفت "النبی الامی" کے طور پر استعمال ہوئی ہے، اس کا معنی "ناخواندہ" ہے جسے تمام مسلم علماء نے قبول کیا ہے۔ لیکن مغربی اسکالرز یا مستشرقین نے "امی" کے معنی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے پڑھنے لکھنے کی اہلیت کے بارے میں مختلف آراء پیش کی ہیں۔"[48]

کئی مستشرقین نے آپ ﷺ کے امی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ کیرن آرم سٹرانگ (1944ء) لکھتی ہیں کہ قرآن محمد ﷺ کو "امی" پکارتا ہے جس کے معنی "ناخواندہ" ہیں، لیکن نبی کو "امی" کہنے کا قرآن کا مقصد یہ اعلان کرنا ہے کہ خدائی پیغام ایک وحی ہے۔[49] فرانسیسی مستشرق ایڈورڈ مونٹیٹ (Edward Montet) لکھتے ہیں لفظ امی نبی ﷺ کی صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا مطلب ہے کہ "نبی پڑھنے لکھنے سے قاصر ہے۔"[50] اطالوی مستشرق عماری مائیکل بینیڈٹو گیتانو عماری (Michele Benedetto Gaetano Amari) سمجھتے ہیں کہ لفظ "امی" کا مطلب "پڑھنے لکھنے سے قاصر شخص ہے۔[51] انیسویں صدی کے فرانسیسی مستشرق ہینری ڈی کاستر (Henri de Castri) کا کہنا ہے "یقینی طور پر محمد (ﷺ) پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے، لیکن وہ "امی" تھے[52] مستشرقین کے ان بیانات سے زیر تحقیق دونوں اسکالرز کی آرا کی خود بخود نفی ہوتی ہے۔

## خلاصہ

دونوں مستشرقین نے آپ ﷺ کی امیت کا انکار کیا ہے۔ لیکن قرآن و سنت اور مسلم و غیر مسلم اسکالرز کی آراء سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کا امی ہونا قرآن حکیم کا ایک معجزہ ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ واٹ کی اس موضوع پر آراء اس کے تعصب کے باوجود کچھ نہ کچھ معتدل ہیں۔ جبکہ رابرٹ اسپنسر کی آراء متعصبانہ اور اسلام دشمنی پر مبنی ہے وہ مناظرانہ انداز میں سیرتِ نبوع کو داغ دار کرنے کی کوشش کرتا ہے اور حقائق کے برعکس آراء پیش کرتا ہے۔

**References**

[1] 'Abdul Wahāb jān al āzharī , Umiyate Rasool awr Mustashraqeen, Al Baseraa 1,no.2(2012):34.
[2] Edward Williium, Arabic English Dictionary) London, 1863-1893).
3 J.W.H. Stober, Non Christian Religion: Islam and its founder, (London:Hansebooks, 2019),53.
4 Aloys Sprenger, The Life of Mohammad, from Original Sources,(Oxford: Presbyterian Mission Press, 1851),10.
[5] Dr. William Montgomery Watt is a famous Scottish Orientalist and Islamic Scholar. He was born *in 1909. He got his higher education from Edinburgh and Oxford Universities. The last Orientalist* died in 2006. He wrote many books and articles on Islam, Quran and life of the Prophet Muhammad. He also wrote a commentary of the Quran "Companion to the Quran" along with his other books on the Quran.
[6] Robert Spencer is an American anti-Islamic writer. He was born in 1962 and has a background in Catholic Christianity. He got his Master Degree from University of Chapal Hill. He is a Director of the website Jihad Watch. He has published more than twenty books on Islam, Quran and other themes. His two books have been the New York Times best seller books. He also wrote a Quran commentary, "Blogging the Quran". His has planned to publish his new Quran commentary, "The Critical Quran: The key Islamic commentary and Contemporary Historical Research" in November 2021
7 William Montgomery Watt, Companion to the Quran: Based on The Arberry Translation (London: George Allon & Unwin Ltd., 1969), 192.
8 Watt, Companion, 92.
9 Watt, William Montgomery Watt, Muhammad: Prophet and statesman (London: Oxford University Press, 1961), 40.
10 Robert Spencer, Blogging the Quran, 121, accessed November 4, 2013. http://www.jihadwatch.org. 116.
11Spencer, Blogging, 157.
12Muḥammad ibn Isḥāq,Sīrat Rasūl Allāh (New Delhli: Mili Pblications, 2009), 94
13Dr.Muḥammad Shamīm Ākhter Qāsmī , Sirat Nabvi par Ehtrazat ka Jayza (Lahore: Malik and Company,n.d),132.
14 William Montgomery Watt, Muhammad at Mecca (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1988), 46.
15Āḥmad Muṣtafa Al-Marāghī, Tafseer Almraagi (Cairo: Maktaba Alriaz, 1361H),18:59.
16Muḥammad Rashīd Rażā Miṣrī,Tafseer Almanār (Beruit: Dar Ahyaa Alturaas, 1424H),1:194-195.
17al-'ankabūt 29:48.
18 Ābū 'Abdullah Muḥammad bin Isma'īl Bukhārī, Al Jameh Al Sahih (Beruit: Dar Alkalam,1981),2:307.
19Imam Ābū Da'uwd Sulemān bin Ash'th,Alsunan (Multan: Maktaba Imdadia, 1361H),338.
20Ibn ManzōrAfrīqī, Lisan Al -Arrb (Beruit: Dar Beruit, 1413H),12:34.
21 Muḥammad bin 'Alī Shōḳānī, *Fath* ul *Qadeer al*-Jame' Bynai *al*-Riwaya wal Diraya fi Ilm-*al*-Tafseer ( Beruit: Dar Alfikar, 1403H),12:34.
22Muḥammad bin Jarīr Ṭabrī , Jameh Albayann en Taveel Alquran (Beruit: Dar Alfikar, 1415h),1:374.

23Al-Ṭabrī , Jameh Albayann ,1:373.
24 Abī ʻAbdullah Al-Qarṭabī , Aljameh le ahkamul Quran (Beruit: Musa Al Resaalat, 2006),3:352.
25Abu Al qasim Mehmood Bin Umar Zamakhshari, Tafseer e Alkashaaf (Egypt: Matbah Mustafa Albabi Alhalbi, 1973),4:517.
26Abū Al-ʻAalaMoūdūdī , Tafheem Alquran (Lahore: Tarjaman Alquran, 2008),85
27Ḥāfiz Ibn ĶathirDamishqī,Albadayiā w Alnehā (Qaira: Darul reyaan Lituraas, 1988), 116-120.
28ImāmJalāl al Dīn Al-Maḥallī,Tafseer Jalalain (Beruit: Dar AlKhair,n.d), 553.
29Shaikh Al Islam Ibn Taimīya,Al-Jawāb al-Ṣaḥīḥ li-man baddala dīn al-Masīh, (Beruit: Dar Al Asma, 1999), 4:31.
30Ibn Taimīya,Al-Jawāb al-Ṣaḥīḥ ,4:24.
31Ibn Taimīya,Al-Jawāb al-Ṣaḥīḥ ,4:24.
32Carlyle, Hero, trans.,Muhammad Asabai, Al ibtaal (Cairo: Aldaar Alqomi, n.d), 5.
33Al-A'raf 7:157.
34Al-A'raf 7:158.
35Al-Jumu'ah62:2.
36āl ʿimrān-3:20
37'al-baqarah2:78
38al-ʻankabūt 29:48
39Ibn Manzūr, Lisān al-ʿArab, 12: 34.
40. Watt, Muhammad: Prophet, 37.
41 Alireza Kavand, Recognition of the Theory of the Prophet of Islam as an Ummi Person and Its Historical Analysis, with a Critical Approach to Orientalists. International Journal of Multicultural and Multi religious Understanding (IJMMU) 6, no. 5, (2019):448.
42Al-Moūdūdī , Tafheem Alquran,3:711.
43 Dr.Ḥāfiz Muḥammad Zubaīr, Islam awr Mustashrqeen (Lahore: Maktaba Rehmat Lilalmeen, 2014),41.
44 Professor ʻAbdul Qayōōm, "Ummi Nabi ka Mafhoom" Naqōōsh Rasōōl Number, no.130 (1983), 4:709.
45Al-Tobah 9:128
46Jalāl al dīnSayōṭī , Aldar Almanshoor (Beruit: Dar Alfikar, n.d), 16:241.
47 ṢabāḥatĀfżal, Mutalah Sirat main Maadi Tahbirat---Tanqeedi w Tajzitati Mutaleh (Lahore: Theses Doctorate, Punjab University Lahore, 2021),197.
48 Kavand, Recognition of the Theory, 437.
49 Karen Armstrong, A Biography of the Prophet.(San Francisco: Harper1992.),113
50 Richard Blachère, Introduction au Coran. Tran.M. Ramyar (Tehran: Islamic Publishing and Culture Office, 1376 HS),21.
51Blachère, Introduction, 21.
52 Henri de Castri, Al-Islam Khawatir wa Sawanih, Tran. Ahmad Fathi Zughul Basha (Cairo: Al-Majlis al-'A'la li-Thaqafah, 2005), 50.